© rasailojaraid.com

ایک مراسلہ

# اَلاُمِّیُّوْنَ

علیگڑھ کے علمی سہ ماہی مجلہ ''فکر و نظر'' کی اکتوبر سنہ ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں اس عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ مقالہ ۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور نہایت کدّوکاوش سے لکھا گیا ہے۔ لفظ اُمّی کی تحقیق از روئے قرآن و حدیث و لغت بڑی ہی تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے ایسے موضوعات پر اس قسم کی تحقیق بہت کم دیکھنے میں آتی ہے، میں نے اس مقالے کو بڑے غور سے پڑھا ہے اور اس سے استفادہ کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ میری معلومات میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔

البتہ ایک مقام پر مولانائے محترم نے اپنی تحقیق و بحث سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے اس کا تطابق انجیل کے چند ایک جملوں سے میں نہیں کرسکا۔ میرے ناقص فہم کے مطابق یہ تحقیق انجیل کے ان جملوں کی روشنی میں تشنہ ہے اور مزید تحقیق کی متقاضی ہے۔ اس مجلہ کے ص ۱۲ پر مولانائے گرامی رقمطراز ہیں:

''اصل یہ ہے کہ مذہبی اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت کے وقت عرب کے لوگ دو طبقوں میں منقسم تھے، ایک طبقہ ان لوگوں کا تھا جو اہل کتاب کہلاتے تھے۔ یہ کسی نہ کسی پیغمبر کو بھی مانتے تھے۔ یہ طبقہ یہود و نصاری و مجوس پر مشتمل تھا اس کے بالمقابل دوسرا طبقہ تھا۔ جو پیغمبر سے با خبر تھا نہ کسی کتاب سماوی سے۔ اس بنا پر یہ طبقہ پہلے کی نسبت زیادہ شدید گمراہی میں مبتلا تھا۔ بت پرستی کرتا تھا۔ شرک میں مبتلا اور رذائل اخلاق کا خوگر تھا۔ یہی وہ طبقہ تھا جسے قرآن امیون کہتا ہے۔ اس بنا پر امیون کے معنی ہیں وہ لوگ جو پہلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سے کسی کتاب الہی اور پیغمبر سے آشنا نہ ہوں، اس بنا پر ظاہر ہے جو شخص اس طبقہ سے تعلق رکھیگا، ان میں پیدا ہوگا اور ان میں رہ کر نشو و نما پائیگا وہ امی کہلائیگا۔ اس لفظ کا تعلق نوشت و خواند سے ہرگز نہیں ہے،،

خط کشیدہ الفاظ خاص طور پر قابل توجہ ہیں ۔

اس کے بعد ص ۹۱ پر حافظ ابن حجر (فتح الباری ج ۷ ص ۳۰۶) اور قاضی عیاض کے حوالہ سے لکھتے ہیں :

'' اس کے علاوہ بھی متعدد روایات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صرف کتابت ہی سے آشنا نہیں تھے بلکہ اس فن کے رمزدان و نکتہ شناس بھی اس درجہ کے تھے کہ امیر معاویہ جیسے مشہور کاتب کو بعض اوقات ہدایت فرماتے تھے کہ دیکھو '' ب '' کو سیدھا کرو '' س '' کے دندانے بناؤ '' م '' کو ٹیڑھا مت کرو ۔ اور '' بسم اللہ '' کو زیادہ مت کھینچو ۔ ،،

ان دونوں اقتباسات سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ لفظ امّی کا تعلق نوشت و خواند سے ہرگز نہیں ہے ۔

ISAIAH (یسعیاہ نبی) کی کتاب کے ۲۹ ویں باب کی گیارھویں اور بارھویں آیات اس موضوع پر قابل غور ہیں ۔ قیامت کے آثار بیان کرنے کے بعد لکھا ہے

11. And the vision of all is become unto you as the words of a book that is sealed, which men deliver to one that is learned, Saying, Read this I pray thee : and he saith, I cannot ; for it is sealed:

12. And the book is delivered to him that is not learned, Saying, Read this I pray thee : and he saith, I am not learned. ''

(*The Holy Bible* : Cambridge University Press, London. 1916, p. 739)

۱۱ - '' اور ساری رویا تمہارے نزدیک سربمہر کتاب کے مضمون کی مانند ہوگی جسے لوگ کسی پڑھے لکھے کو دیں اور کہیں اس کو پڑھ اور وہ کہے میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ یہ سربمہر ہے ۔

۱۲ - پھر وہ کتاب کسی ناخواندہ کو دیں اور کہیں اس کو پڑھ اور وہ کہے میں تو پڑھنا نہیں جانتا،

(یسعیاہ ۔ باب ۲۹ ''کتاب مقدس'' برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی، لاہور ۔ مطبوعہ لندن ۱۹۲۷ء صفحہ ۶۸۲ - ۶۸۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں لےان آیات کی طرف مولانا سعید احمد صاحب کی توجہ مبذول کروائی وہ اپنے خط مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۶۴ ع میں یوں رقمطراز ہیں -

'' الامیون کے سلسلہ میں آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ

(۱) میرے پاس عہد عتیق و عہد جدید کا اردو ترجمہ ہے اور اس کے علاوہ The Latest Revised Edition of Bible جو سب سے زیادہ مستند ہے وہ بھی ہے - میں اسے اپنے ساتھ کناڈا سے لایا تھا- میں نے آپ کے حوالہ کے مطابق انہیں دونوں میں تلاش کیا مگر یہ عبارت کسی میں نہیں ملی -

(۲) آپ نے جو آیت نمبر ۱۱ نقل کی ہے اسمیں یہ الفاظ ہیں I cannot ; for it is sealed. اس سے تو میری تائید ہوتی ہے - کیونکہ نہ پڑھ سکنے کا سبب یہ بتایا ہے کہ وہ مختوم ہے -

(۳) آیت نمبر ۱۲ میں بھی I am not learned کے الفاظ ہیں literate نہیں ہے - اس سے بھی مطلق کتابت و قرأت کی استعداد کی نفی ثابت نہیں ہوتی -''

بحث مندرجہ بالا سے ذیل کے نکات بالترتیب اخذ کئے جاسکتے ہیں -

اولاً - عہد عتیق و جدید کے مختلف ایڈیشنوں میں اختلاف واقع ہوتا چلا جارہا ہے - میں نے انگریزی کے دو ایڈیشن دیکھے ہیں جن میں جملے ذرا مختلف ہیں - مولانائے محترم کا فرمانا بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایڈیشن بھی مختلف ہو - یہ مقام قابل غور ہے کہ ایسا دیدہ و دانستہ کیا جارہا ہے کہ جہاں جہاں مذہب اسلام کے متعلق کچھ اشارات ہیں ان کو حذف کردیا جائے -

ثانیاً — اس آیت میں sealed کے لفظ سے کیا مراد ہے ' اور اگر عربی میں اس کا مترادف 'مختوم' ہو تو کیا یہاں final یعنی آخری کا مفہوم نہیں لیا جاسکتا جو ابھی (یعنی اس زمانہ تک) sealed یا مختوم تھی ؟ دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کتاب ابھی نازل ہی نہیں ہوئی ہو اور sealed کے معنی یہاں unrevealed کے ہوں - ایک معنی یہ بھی لئے جا سکتے ہیں کہ کتاب ابھی sealed ہے یعنی لوح محفوظ میں ہے - جس تک پڑھنے والے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



رسائی نہیں اور یہ آیت اشارہ کر رہی ہو مستقبل میں نزول قرآن کی طرف -

ثالثاً ـ اس مقام پر یعنی آیت ۱۲ میں learned اور literate کے لفظ میں جو فرق مولانائے محترم نے تجویز فرمایا ہے کیا فرق ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ learned کے معنی بھی ' پڑھا لکھا ، کے ہیں کیونکہ جب ایک شخص کو کہا جارہا ہے کہ پڑھو تو وہ یہی جواب دیگا کہ میں پڑھا ہوا نہیں - اور اس کے لئے learned کا لفظ صحیح اور زیادہ فصیح ہے - میری نگاہ میں literate ایک جدید اصطلاح ہے - مگر ہمیں اس کے لئے انجیل کا اصل عبرانی نسخہ دیکھنا ہو گا کہ اس کے لئے وہاں کیا لفظ استعمال ہوا ہے جسکا ترجمہ learned کر دیا گیا ہے -

رابعاً ـ کیا دونوں آیات قرآن حکیم کی سورہ العلق کی طرف اشارہ نہیں کررہیں ؟ یہ سورۃ شروع ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے - اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ①

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے زور دیکر بار بار رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے کہا کہ پڑھو تو حضور نے یہی جواب دیا کہ ''ما انا بقاری''، اگر اقراء کے معنی محض پڑھنے یعنی recite کے ہوتے تو اس میں مشکل ہی کیا تھی ؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو بار سہ بار تکرار سے کیوں کہنے کی ضرورت پیش آئی؟ ''ما انا بقاری''، کی بجائے ''کیف اقراء، یا ''ماذا اقراء'' کی جو توجیہیں پیش کی گئی ہیں ، میری نگاہ میں یہ بہت دور از کار ہیں - قرآن کریم کے نزول کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوشت و خواند سے آگاہ نہ تھے اور یہی قرآن حکیم کا سب سے بڑا معجزہ ہے کہ ایک اُمی پر اس قسم کا کلام نازل فرمادیا گیا جس کی ایک آیت کا جواب بھی آج تک کوئی لا نہ سکا - این کلام از آسمانے دیگر است

قرآن کریم اپنے آپ کو بار بار کتاب کے لفظ سے مخاطب کرتا ہے' مثلاً ذالک الکتاب لاریب فیہ - اگر زبانی پڑھوا دینے (recite) کا سوال ہوتا یعنی پیچھے پیچھے پڑھتے جانے کا تو بار بار قرآن کریم کا خود کو کتاب کہنے سے کیا مطلب؟ یقیناً جبرئیل علیہ السلام حضور کو کتاب سے پڑھوا رہے تھے - لوح محفوظ سے اس کا ایک نسخہ ان کے پاس ہوگا - اور اللہ تعالیٰ کی طرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سے ان کو خاص حکم اور تنبیہ ہوگی کہ اس ترتیب سے اور اس مقدار میں اتنے عرصہ تک اس کلام کو پڑھوانا ہے - ''اقراء'' کے معنی یقیناً سامنے تحریر کو دیکھ کر پڑھنے کے ہیں، زبانی دھرادینے کے نہیں اس لئے میری ناقص نگاہ میں learned کے معنیٰ ''پڑھا لکھا'' ہیں - اور انجیل کی یہ دونوں آیات نہ صرف لفظ اُمی کی تشریح کررہی ہیں بلکہ نزول قرآن کی طرف بھی اشارہ کررہی ہیں - یہی وجہ ہے انجیل کی ان دونوں آیات میں read کا لفظ آیا ہے جو کہ صحیح اور فصیح ''اقراء'' کا مترادف ہے اور recite نہیں کہا گیا - اللہ اکبر! این کتابے نیست چیزے دیگر است

در حقیقت قرآن کے معنیٰ ہی ہیں پڑھنا To read - اور قرآن کے لفظ سے جس قدر بھی دیگر الفاظ نکلتے ہیں وہ بھی انہی معانی میں استعمال ہوتے ہیں: مثلاً (۱) قرء = اس نے پڑھا He read (۲) قرات = تونے پڑھا (Thou hast read) (۳) یقرؤن = وہ پڑھتے ہیں They are reading (۴) نقرء (بہ ضم نون) = ہم پڑھاتے ہیں We cause to read وغیرہم - اس لئے میرے خیال میں حضرت مولانا کا یہ فرمانا کہ وہ اس بنا پر ''اقراء'' سے یہاں مراد اردو میں ''زبانی پڑھو یا سناؤ'' ہی ہوسکتے ہیں اور اس کا قرائت بمعنی کتاب پڑھنے سے کوئی تعلق ہرگز نہیں ہوسکتا'' (ص ۲۰ مقالہ محولہ بالا) کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا -

میں اپنے آپ کو فن تفسیر کا مبتدی بھی نہیں سمجھتا- یہ محض اتفاق ہے جو انجیل کی آیات مضمون پڑھنے کے بعد سامنے آگئیں اور توجہ اس طرف مبذول ہوگئی کہ مولانا کو مخاطب کردیا - جب ان کا جواب آیا تو تشفی نہ ہوئی اور خود سوچنے بیٹھ گیا - مدیر محترم ''فکر و نظر'' سے گذارش ہے کہ ان سطور کو اپنے موقر جریدہ میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں تاکہ قارئین اس موضوع پر مزید روشنی ڈال سکیں - کیا عجب جو میری تشفی ہوجائے اور مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب کی یہ تحقیق پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے - اور یہ بھی بہت ممکن ہے کہ انجیل کی ان دو آیات سے کوئی صاحب علم ان پر اور روشنی ڈال کر حقایق قرآنی کو بیان کرسکیں -

لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید

© rasailojaraid.com